شبِ برأت

☆ فضائل شعبان ☆ اعمالِ شعبان
☆ شبِ برأت ☆ اعمالِ شبِ برأت
☆ کوتاہیاں



مرتب: مُفتی مُنیر احمد صاحب

فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

استاذ: معہد العلوم الاسلامیۃ (رجسٹرڈ)

متصل: جامع مسجد الفلاح بلاک H نارتھ ناظم آباد کراچی

شبِ برأت

☆ فضائلِ شعبان ☆ اعمالِ شعبان
☆ شبِ برأت ☆ اعمالِ شبِ برأت
☆ کوتاہیاں



مرتب: مُفتی مُنیر احمد صاحب

فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

استاذ: معہد العلوم الاسلامیۃ (رجسٹرڈ)

متصل: جامع مسجد الفلاح بلاک H نارتھ ناظم آباد کراچی

◀ کتاب کا نام	: شبِ برآت
◀ مرتب	: مفتی منیر احمد صاحب
◀ تاریخ طباعت	: شعبان المعظم 1437ھ مئی 2016ء
◀ ناشر	: ادارہ احیاءِ علومِ نبوت
◀ ای میل	: maahdpc@gmail.com
◀ ویب سائٹ	: muftimuneer.blogspot.com
◀ فیس بک	: MuftiMuneerAhmadOfficial

ملنے کا پتہ

دار الکتب

متصل جامع مسجد الفلاح بلاک "H" شمالی ناظم آباد، کراچی

فون نمبر: 0331-2607207 - 0331-2607204

شبِ برأت

(1) شعبان

1) فضائلِ شعبان

1. حضور اکرم ﷺ اس ماہ اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا فرماتے تھے: ﴿اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ﴾ اے اللہ ہمارے لیے رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان تک پہنچا دے۔

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: رقم306)

2. حضور ﷺ ماہِ شعبان کا چاند دیکھنے اور تاریخوں کو یاد رکھنے کا خاص اہتمام فرماتے۔ ﴿کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَالَایَتَحَفَّظُ مِنْ غَیْرِہٖ﴾

(ابوداؤد: رقم2325)

3. حضور ﷺ شعبان میں کثرت سے روزے رکھتے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: ﴿وَمَارَأَیْتُهٗ فِیْ شَهْرٍ

اَکْثَرَ مِنْہُ صِیَاماً فِیْ شَعْبَانَ﴾ میں نے نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے کسی مہینہ میں شعبان سے زیادہ نفلی روزے رکھے ہوں۔ (بخاری: رقم 1969، مسلم: رقم 2721)

اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ چند ایام کے سوا پورے شعبان کے روزے رکھتے تھے۔ (بخاری: رقم 1970، مسلم: رقم 1156)

4. حضور ﷺ نے فرمایا یہ (شعبان) وہ مہینہ ہے جس میں بندوں کے اعمال اللہ رب العزت کی طرف اٹھائے جاتے ہیں۔ ﴿وَھُوَ شَھْرٌ تُرْفَعُ فِیْہِ الْاَعْمَالُ اِلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ﴾ (نسائی: 2359)

5. یہی وہ مہینہ ہے جس میں ایک رات ہے جس کو شبِ برأت کہا جاتا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ﴿اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یَنْزِلُ لَیْلَۃَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا فَیَغْفِرُ لِاَکْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ کَلْبٍ﴾ اللہ تعالیٰ اس رات میں آسمانِ دنیا پر

نزول فرماتے ہیں پھر (قبیلہ) بنو کلب کی بکریوں کے بالوں کی تعداد سے زیادہ لوگوں کی بخشش فرماتے ہیں۔

(ترمذی:739، ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان)

6. شعبان دو قابل احترام مبارک مہینوں (رجب اور رمضان) کے درمیان میں واقع ہے۔ (مجالس الابرار:206)

7. یہی وجوہات ہیں جن کی بناء پر اس مہینہ کو **شَعْبَانُ الْمُعَظَّم** (عظمت والا شعبان) کہا جاتا ہے۔

2) اعمالِ شعبان

پہلا عمل: کثرت سے یہ دعا پڑھیں ﴿اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ﴾

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: رقم 306)

دوسرا عمل: حسبِ طاقت شعبان میں کثرت سے روزے رکھیں، حضور ﷺ شعبان میں کثرت سے روزے رکھتے تھے۔

(بخاری: رقم 1969، مسلم: رقم 2721)

تیسرا عمل: نفس کو رمضان کی عبادات کا عادی اور خوگر بنانے کے لیے شعبان ہی سے روزہ، تلاوت، ذکرواذکار اور دیگر عبادات کا اہتمام کریں۔

مجالس الابرار میں ہے کہ

شعبان چونکہ رمضان کا مقدمہ ہے اس لیے شعبان میں روزہ اور تلاوتِ قرآن سے رمضان کی تیاری مستحب ہے تاکہ اس سے نفس کو رمضان آنے سے پہلے ہی اطاعتِ الٰہی کی عادت ہو جائے۔ (مجالس الابرار:202، مجلس22)

شعبان کے روزے رمضان کے روزوں کی مشق کے لیے ہیں تاکہ رمضان کے روزوں میں کوئی دقت اور تکلیف نہ ہو بلکہ پہلے سے روزہ کا خوگر ہو چکا ہو اور شعبان ہی سے روزوں کا مزہ اُٹھا رہا ہو پھر (جب رمضان آئے) تو رمضان کے روزے رغبت اور خوشی سے رکھے۔ (مجالس الابرار:209، مجلس22)

چوتھا عمل: 29 شعبان کو چاند دیکھنے کا خصوصی اہتمام کریں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ ماہ شعبان کے دن اور اس کی تاریخیں جتنے اہتمام سے یاد رکھتے تھے، اتنے اہتمام سے کسی دوسرے مہینے کی تاریخیں یاد نہیں رکھتے تھے۔ پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزے رکھتے تھے اور اگر (29 شعبان کو) چاند دکھائی نہ دیتا تو تیس دن پورے شمار کر کے پھر روزے رکھتے تھے۔ (ابوداؤد: رقم 2325)

فائدہ: چاند دیکھ کر ہرگز نہ کہنا چاہئے کہ یہ فلاں دن کا ہے، اس حساب سے آج فلاں تاریخ (یا فلاں روزہ) ہے۔ جب لوگوں نے دیکھا تب ہی سے حساب شروع ہوگا۔ (تعلیم الدین: کتاب الصوم، 148)

قیامت کی علامات میں سے ہے کہ چاند بے تکلف نظر آئے گا تو کہا جائے گا کہ یہ دوسری کی رات کا ہے۔ (الطبرانی: رقم 877)

29 شعبان کو غروب آفتاب کے بعد رمضان کا چاند دیکھنا

(تلاش کرنا) فرضِ کفایہ ہے تاکہ روزہ یا افطار کی حقیقت واضح ہو جائے۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، باب رؤیۃ الہلال 24/22)

ماہِ شعبان میں روزے کی حکمتیں

ماہِ شعبان میں رسول اللہ ﷺ کے زیادہ نفلی روزے رکھنے کے کئی اسباب اور کئی حکمتیں بیان کی گئی ہیں

1. رمضان کی تعظیم اور روحانی تیاری

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ ﴿اَیُّ الصَّوْمِ اَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ﴾ رمضان المبارک کے بعد افضل روزہ کون سا ہے؟ ارشاد فرمایا: ﴿شَعْبَانُ لِتَعْظِیْمِ رَمَضَانَ﴾ رمضان کی تعظیم کے لیے شعبان کا روزہ (ترمذی: رقم 663، باب فضل الصدقۃ) یعنی رمضان المبارک کی عظمت، اس کی روحانی تیاری، اس کا قرب اور اس کے خاص انوار و برکات کے حصول اور ان سے

مزید مناسبت پیدا کرنے کا شوق اور داعیہ ماہِ شعبان میں کثرت کے ساتھ نفلی روزے رکھنے کا سبب بنتا تھا اور شعبان کے ان روزوں کو رمضان کے روزوں سے وہی نسبت ہے جو فرض نمازوں سے پہلے اور بعد میں پڑھی جانے والی سنن کو فرضوں سے ہوتی ہے۔ پس جس طرح سنن مؤکدہ فضیلت میں فرائض سے ملی ہوئی شمار ہوتی ہیں اور فرائض کی کمی کو پورا کرتی ہیں اسی طرح رمضان کے پہلے اور بعد کے روزے بھی اتصال کی وجہ سے فضیلت میں رمضان کے روزوں کے ساتھ ہی شامل ہیں۔ (لطائف المعارف لابن رجبؒ: 138/1، معارف الحدیث: 155/4، مجالس الابرار: مجلس 22، ص 206)

2. اعمال کی پیشی روزے کی حالت میں ہو

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شعبان کا مہینہ رجب اور رمضان کے درمیان کا مہینہ ہے، لوگ اس کی فضیلت سے غافل ہیں، حالانکہ اس

مہینے میں بندوں کے اعمال پروردگارِ عالم کی جانب اٹھائے جاتے ہیں لہٰذا میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل بارگاہِ الٰہی میں اس حال میں پیش ہو کہ میں روزہ دار ہوں۔ (شعب الایمان: رقم 3820، فتح الباری: 253/4، نسائی: 2357، مسند احمد: 21753)

3. موت کا فیصلہ روزے کی حالت میں ہو

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! آپ ماہِ شعبان میں اس کثرت سے روزے کیوں رکھتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اس مہینے میں ہر اس شخص کا نام ملک الموت کے حوالے کردیا جاتا ہے جن کی روحیں اس سال میں قبض کی جائیں گی لہٰذا میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرا نام اس حال میں حوالے کیا جائے کہ میں روزے دار ہوں۔

(مسند ابویعلیٰ: رقم 4911، فتح الباری: 253/4)

4. ہر مہینے کے تین دن کے روزوں کا جمع ہونا

ایک حکمت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ نبی کریم ﷺ تقریباً ہر مہینے تین دن یعنی ایامِ بیض (تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ) کے روزے رکھتے تھے۔ (نسائی شریف: 257/1)

لیکن بسا اوقات سفر وضیافت وغیرہ کسی عذر کی وجہ سے چھوٹ جاتے اور وہ کئی مہینوں کے جمع ہو جاتے تو ماہِ شعبان میں ان کی قضا فرماتے، چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے حدیث شریف مروی ہے کہ ﴿كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ فَرُبَّمَا اَخَّرَ ذٰلِكَ حَتّٰى يَجْتَمِعُ عَلَيْهِ صَوْمُ السَّنَةِ فَيَصُوْمُ شَعْبَانَ﴾

(روضۃ المحدثین: 349/2، نیل الاوطار: 331/4)

5. خاص انوار و برکات سے مزید مناسبت پیدا کرنے کا شوق اور داعیہ اور محرک ہوگا

رمضان کا قرب اور اس کے خاص انوار و برکات سے مزید مناسبت پیدا کرنے کا شوق اور داعیہ اور محرک ہوگا کیونکہ رمضان سے پہلے پندرہ شعبان تک کے نفلی روزے اور پھر رمضان کے بعد کے شوال کے چھ نفلی روزے جو احادیث سے ثابت ہیں وہ کچھ ایسے ہیں جیسے فرض نماز سے پہلے اور بعد کی سنت اور نفل نمازیں کہ جس طرح یہ نفل/ سنت نمازیں فرض نمازوں کی کمی دور کرتی ہیں اور ان کی خیر و برکت میں بیش بہا اضافہ کرتی ہیں اسی طرح رمضان المبارک کے فرض روزوں سے پہلے پندرہ شعبان تک کے نفل روزے اور عید کے بعد کے چھ نفلی روزے رمضان کے فرض روزوں کی سب کمی کوتاہی دور کرکے ان کی خیر و برکت اور انوار میں اضافہ کرتے ہیں۔ (معارف الحدیث:378/4،فیض القدیر:حرف الصاد:رقم 5037)

فائدہ 1: مندرجہ بالا احادیث شریفہ سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کئی حکمتوں کی وجہ سے شعبان میں کثرت کے ساتھ روزے رکھتے تھے

لیکن اس کے ساتھ ساتھ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿اِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُوْمُوْا﴾ (ترمذی شریف: رقم 738، جامع الاحادیث: 445/2) یعنی جب آدھا شعبان باقی رہ جائے تو روزے مت رکھو تو علماء نے اس کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اس حدیث شریف میں ممانعت ان لوگوں کے لیے ہے جن کو روزے کی وجہ سے کمزوری ہو جاتی ہے، ایسے لوگوں کو اس حدیث شریف میں یہ حکم دیا گیا کہ نصف شعبان کے بعد روزے مت رکھو بلکہ کھاؤ پیو اور طاقت حاصل کرو تا کہ رمضان المبارک کے روزے قوت کے رکھ سکو اور دیگر عبادات نشاط کے ساتھ انجام دے سکو اور نبی کریم ﷺ چونکہ طاقت ور تھے، روزوں کی وجہ

سے آپ ﷺ کو کمزوری لاحق نہیں ہوتی تھی اس لیے آپ ﷺ نصف شعبان کے بعد بھی روزے رکھتے تھے اور امت میں سے جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہیں اور روزے کی وجہ سے ان کو کمزوری نہیں ہوتی وہ بھی نصف شعبان کے بعد روزے رکھ سکتے ہیں، ممانعت صرف ان لوگوں کے لیے ہے جن کو کمزوری لاحق ہوتی ہے۔ (فتح الباری: 253/4، تحفۃ الالمعی: 111/3)

فائدہ 2: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی رمضان کے ایک دو دن پہلے سے روزے نہ رکھے، الا یہ کہ اتفاق سے وہ دن پڑ جائے جس میں روزہ رکھنے کا کسی آدمی کا معمول ہو تو وہ شخص اپنے معمول کے مطابق اس دن بھی روزہ رکھ سکتا ہے۔

(مثلاً ایک آدمی کا معمول ہے کہ وہ ہر جمعرات یا پیر کو روزہ رکھتا ہے تو اگر انتیس شعبان کو جمعرات یا پیر پڑ جائے تو اس آدمی کو اس دن روزہ رکھنے کی اجازت ہے۔) (بخاری: رقم 1914، مسلم: رقم 1082)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: جس آدمی نے شک والے دن کا روزہ رکھا اس نے پیغمبر خدا ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔ (ابوداؤد: رقم 2334)

(2) شبِ برأت

1) شبِ برأت کا مطلب

2) شبِ برأت کی حقیقت

3) شبِ برأت کی فضیلت

4) شبِ برأت کے اعمال

5) شبِ برأت کی کوتاہیاں

1) شبِ برأت کا مطلب

14 شعبان کا سورج غروب ہونے کے بعد جو رات آتی ہے اس کو لَیْلَۃُ الْمُبَارَکَۃِ (برکت والی رات) لَیْلَۃُ الرَّحْمَۃِ (رحمت والی رات) لَیْلَۃُ الْمَغْفِرَۃِ (مغفرت والی رات) لَیْلَۃُ الْعِتْقِ (جہنم سے آزادی کی رات) لَیْلَۃُ الصَّکِّ (دستاویزات والی رات) اور لَیْلَۃُ الْبَرَاءَ ۃِ یعنی شبِ برأت کہتے ہیں اور ہمارے یہاں یہی آخری نام مشہور ہے۔ یہ واضح رہے کہ اس رات کے یہ خاص نام احادیث میں نہیں آئے ہیں حدیث میں تو عام طور پر اس رات کو لَیْلَۃُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ (یعنی پندرہویں شعبان کی رات) کہہ کر اس کا ذکر کیا گیا ہے البتہ اس رات میں جو خاص خاص کام اللہ تعالیٰ کی طرف سے انجام پاتے ہیں ان کی مناسبت سے بڑے بڑے علماء (امام رازیؒ، علامہ زمخشریؒ، علامہ قرطبیؒ، قاضی بیضاویؒ) نے اس رات کو اپنی کتابوں میں ان مختلف ناموں سے ذکر کیا ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں کیونکہ اس

رات کا نام شبِ برأت رکھنا نہ کوئی فرض و واجب سمجھتا ہے نہ سنت و مستحب۔

شب کے معنیٰ رات کے ہیں اور برأت کے معنیٰ بری ہونے کے ہیں اس رات میں چونکہ بے شمار گناہ گاروں کی مغفرت اور مجرموں کی بخشش ہوتی ہے اس لیے اس کو شبِ برأت کہتے ہیں پھر کثرتِ استعمال کی وجہ سے شبِ برات (بغیر ہمزہ کے) زبانوں پر جاری ہو گیا۔

2) شبِ برأت کی حقیقت

- شبِ برأت کی فضیلت قرآن یا احادیث متواترہ سے ثابت نہیں ہے
- البتہ اس کے علاوہ 10 صحابہ کرام جلیل القدر تابعین سے بہت سی احادیث مروی ہیں۔

وہ صحابہ کرام یہ ہیں:

(1) حضرت ابوبکرؓ (2) حضرت ابوہریرہؓ (3) حضرت

ابوموسیٰ اشعریؓ **(4)** حضرت ابوثعلبہ خشنیؓ **(5)** حضرت علیؓ **(6)** حضرت عائشہؓ **(7)** حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ **(8)** حضرت عثمان بن ابی العاصؓ **(9)** حضرت عوف بن مالکؓ **(10)** حضرت معاذ بن جبلؓ ہیں۔

تابعینؒ یہ ہیں:

(1) حضرت کثیر بن مرہ حضرمیؒ (شعب الایمان:3550)

(2) حضرت مکحولؒ (شعب الایمان:3550)

(3) حضرت عطاء بن یسارؒ ہیں۔

- ان احادیث میں سے بعض احادیث محدثین کی اصطلاح کے مطابق حسن ہیں کچھ مرسل اور کچھ سند کے اعتبار سے کچھ کمزور بھی ہیں
- ان بعض احادیث کے سند کے اعتبار سے کمزور ہونے کی وجہ سے بعض حضرات نے یہ کہہ دیا کہ شبِ برأت کی کوئی فضیلت حدیث سے ثابت نہیں یہ سب من گھڑت، بے اصل

اور بے بنیاد باتیں ہیں۔
لیکن علماء محققین، محدثین کی اکثریت کا فیصلہ یہ ہے کہ شبِ برأت کے متعلق اگر کچھ روایات ایسی ہیں جو سند کے اعتبار سے کچھ کمزور ہیں تو ان کی تائید میں دوسری بہت سی روایات بھی موجود ہیں جیسا کہ پہلے معلوم ہوا کہ دس صحابہ کرام سے اس کی فضیلت میں روایات موجود ہیں اور حضرات محدثین کا یہ اصول ہے کہ اگر کوئی روایت ضعیف ہے سند کے اعتبار سے کچھ کمزور ہے لیکن اس کی تائید دوسری بہت سی احادیث سے ہورہی ہو تو اس کی کمزوری دور ہو جاتی ہے۔
چنانچہ علامہ عبدالرحمٰن مبارک پوریؒ فرماتے ہیں: ﴿اِعْلَمْ اَنَّهٗ قَدْ وَرَدَ فِیْ فَضِیْلَةِ لَیْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ عِدَةَ اَحَادِیْثَ مَجْمُوْعُهَا یَدُلُّ عَلٰی اَنَّ لَهَا اَصْلًا﴾ یہ بات جان لیجیے کہ پندرہویں شعبان کی رات کی فضیلت کے سلسلے میں کئی احادیث آئی ہیں جو مجموعی اعتبار سے اس بات پر

دلالت کرتی ہیں کہ (پندرہویں شعبان کی رات کی فضیلت) کی اصل اور بنیاد موجود ہے

پھر چند احادیث شریفہ نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

﴿فَهٰذِهِ الْاَحَادِيْثُ بِمَجْمُوْعِهَا حُجَّةٌ عَلٰى مَنْ زَعَمَ اَنَّهُ لَمْ يَثْبُتْ فِيْ فَضِيْلَةِ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ شَيْئٌ﴾ یعنی یہ تمام حدیثیں مجموعی اعتبار سے اس شخص کے خلاف حجت ہیں جس نے گمان کیا کہ پندرہویں شعبان کی رات کی فضیلت کے سلسلے میں کوئی چیز ثابت نہیں ہے۔

(تحفۃ الاحوذی:365/3، باب ما جاء فی لیلۃ النصف من شعبان)

- نیز امّتِ مسلمہ کے خیر القرون میں یعنی صحابہ کرام کا دور، تابعین کا دور، تبع تابعین کا دور (شرح مسلم نووی تحت حدیث رقم 6470) ان میں بھی اس رات کی فضیلت سے فائدہ اٹھانے کا اہتمام کیا جاتا رہا ہے، لوگ اس رات میں عبادت کا خصوصی اہتمام کرتے رہے ہیں۔

اور خیر القرون (یعنی حضرات صحابہ کرام وتابعین اور تبع تابعین) کی اکثریت کا کسی کام کو بلا نکیر کرنا یا چھوڑنا بھی ایک حجتِ شرعیہ اور ہمارے لیے دلیل ہے۔ (راہ سنت:42)

- نیز فقہاء کے فتاویٰ سے بھی شبِ برأت کی فضیلت اور اس کی عبادت کا مستحب ہونا ثابت ہے۔

• شبِ قدر/شبِ برأت کا فرق

شبِ قدر	شبِ برأت
قرآن کا نزول ہوا	ایسا نہیں ہوا
ہزار مہینوں سے افضل ہے	ایسا نہیں ہے
تمام معاملات کے فیصلے ہوتے ہیں	ایسا نہیں ہے
ثبوت قرآن/متواتر احادیث سے ہے	ایسا نہیں ہے

3) شبِ برأت کی فضیلت

1. بے شمار لوگوں کی مغفرت

﴿عَن عَائِشَةَ قَالَت فَقَدتُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَيلَةً فَخَرَجتُ فَإِذَا هُوَ بِالبَقِيعِ فَقَالَ أَكُنتِ تَخَافِينَ أَن يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيكِ وَرَسُولُهُ قُلتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّى ظَنَنتُ أَنَّكَ أَتَيتَ بَعضَ نِسَائِكَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنزِلُ لَيلَةَ النِّصفِ مِن شَعبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنيَا فَيَغفِرُ لِأَكثَرَ مِن عَدَدِ شَعرِ غَنَمِ كَلبٍ﴾ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں: میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کو اپنے بستر پر نہ پایا تو میں آپ ﷺ کی تلاش میں نکلی، تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ بقیع

(مدینہ طیبہ کا قبرستان) میں ہیں، آپ ﷺ نے (مجھے دیکھ کر) ارشاد فرمایا: کیا تو یہ اندیشہ رکھتی ہے کہ اللہ اور اس کا رسول تیرے ساتھ بے انصافی کرے گا؟ (یعنی تیری باری میں کسی دوسری بیوی کے پاس چلا جائے گا؟) میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھے یہ خیال ہوا کہ آپ اپنی کسی دوسری بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب میں آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور قبیلۂ بنوکلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتے ہیں۔ (ترمذی: رقم670)

(بنوکلب عرب کا ایک قبیلہ تھا، عرب کے تمام قبائل سے زیادہ اس کے پاس بکریاں ہوتی تھیں۔) (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ: 339/3)

2. صبح تک اللہ کی ندا

﴿عَن عَلِیٍّ بنِ أَبِی طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ إِذَا کَانَت لَیلَۃُ النِّصفِ مِن شَعبَانَ فَقُومُوا لَیلَھَا وَصُومُوا نَھَارَھَا فَإِنَّ اللَّہَ یَنزِلُ فِیھَا لِغُرُوبِ الشَّمسِ إِلَی سَمَاءِ الدُّنیَا فَیَقُولُ أَلَا مِن مُستَغفِرٍ لِی فَأَغفِرَ لَہُ أَلَا مُستَرزِقٍ فَأَرزُقَہُ أَلَا مُبتَلًی فَأُعَافِیَہُ أَلَا کَذَا أَلَا کَذَا حَتَّی یَطلُعَ الفَجرُ﴾ حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جب نصف شعبان کی رات آجائے تو تم اس رات میں قیام کیا کرو اور اس کے دن (پندرہویں تاریخ) کا روزہ رکھا کرو، اس لیے کہ اس رات میں اللہ تعالیٰ سورج غروب ہونے سے طلوع

فجر تک قریب کے آسمان پر نزول فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ کیا ہے کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا جس کی میں مغفرت کروں؟ کیا ہے کوئی مجھ سے رزق کا طالب کہ میں اس کو رزق عطا کروں؟ کیا ہے کوئی کسی مصیبت یا بیماری میں مبتلا کہ میں اس کو عافیت کروں؟ کیا ہے کوئی ایسا؟ کیا ہے کوئی ایسا؟ اللہ تعالیٰ برابر یہ آواز دیتے رہتے ہیں یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے۔ (ابن ماجہ: رقم، شعب الایمان: رقم 3822)

3. شبِ برأت کی راتوں کو زندہ کرنے والے کے لیے جنت

﴿عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْيَا اللَّيَالِيَ الْخَمْسَ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةَ لَيْلَةُ

التَّــرْوِيَةِ وَلَيْـلَةُ عَــرَفَةَ وَلَيْـلَةُ النَّحْـرِوَلَيْلَةُ الْـفِـطْـرِ وَلَيْـلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ﴾ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسالت مآب ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے (ذکراور عبادت کے ذریعہ) پانچ راتیں زندہ رکھیں، اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ (وہ پانچ راتیں یہ ہیں) آٹھ ذی الحجہ کی رات، عرفہ کی رات، بقرعید کی رات، عیدالفطر کی رات اور پندرھویں شعبان کی رات۔

(الترغیب للمنذری: رقم الحدیث:1656)

4. اس مبارک رات کی فضیلت سے محروم رہنے والے:

(1) کفر وشرک میں مبتلا شخص
(2) کینہ اور بغض رکھنے والا
(3) کسی کو ناحق قتل کرنے والا

(4) رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنے والا

(5) شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا

(6) والدین کا نافرمان

(7) شراب کا عادی

(8) زنا کرنے والی

﴿عَن أَبِی مُوسَی الأَشعَرِیِّ عَن رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَیَطَّلِعُ فِی لَیلَةِ النِّصفِ مِن شَعبَانَ فَیَغفِرُ لِجَمِیعِ خَلقِهِ إِلَّا لِمُشرِكٍ أَو مُشَاحِنٍ﴾ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی رات میں متوجہ ہوتے ہیں اور اپنی تمام مخلوق کی مغفرت فرماتے ہیں سوائے مشرک اور کینہ پرور کے۔ (ابن ماجہ: رقم 1380، ابن حبان: رقم 5665)

فائدہ: مشاحن کی ایک تفسیر اس بدعتی سے بھی کی گئی ہے جو

مسلمانوں کی جماعت سے الگ راہ اپنائے

(مسند اسحٰق بن راہویہ:981/3،حاشیہ ابن ماجہ:99)

﴿عَن عَبدِ اللَّهِ بنِ عَمرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَطَّلِعُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى خَلقِهِ لَيلَةَ النِّصفِ مِن شَعبَانَ فَيَغفِرُ لِعِبَادِهِ إِلَّا لِاثنَينِ مُشَاحِنٍ وَقَاتِلِ نَفسٍ﴾ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی رات میں بندوں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں دو بندوں کے علاوہ تمام کی مغفرت فرماتے ہیں وہ دونوں کینہ پرور اور ناحق قتل کرنے والے ہیں۔

(مسند احمد: رقم6353)

﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اَتَانِیْ جِبرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فَقَالَ هٰذِهٖ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ وَلِلّٰهِ فِيْهَا عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ بِعَدَدِ شُعُوْرِ غَنَمِ كَلْبٍ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ فِيْهَا إِلٰى مُشْرِكٍ وَلَا إِلٰى مُشَاحِنٍ وَلَا إِلٰى قَاطِعِ رَحِمٍ وَلَا إِلٰى مُسْبِلٍ وَلَا إِلٰى عَاقٍ لِوَالِدَيْهِ وَلَا إِلٰى مُدْمِنِ خَمْرٍ﴾

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا یہ پندرہویں شعبان کی رات ہے اس میں اللہ اپنے بندوں کو بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کی مقدار میں آگ سے آزاد کرتا ہے مگر اس میں کسی مشرک، کینہ پرور قطع رحمی کرنے والا، پاجامہ ٹخنوں سے نیچے رکھنے والا اور والدین کا نافرمان اور ہمیشہ شراب پینے والے کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتے۔

(الترغیب والترہیب: رقم 3825)

﴿عَنْ عُثْمَانَ بْنَ أَبِی الْعَاصَ: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: إِذَا کَانَ لَیْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَإِذَا مُنَادٍ هَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ هَلْ مِنْ سَائِلٍ فَأُعْطِیَهُ فَلَا یَسْأَلُ أَحَدٌ إِلَّا أُعْطِی إِلَّا زَانِیَةٌ بِفَرْجِهَا أَوْ مُشْرِکٍ﴾ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ آپ ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا جب شعبان کی پندرہویں رات (شبِ برأت) ہوتو ایک آواز دینے والا آواز دیتا ہے: ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں، ہے کوئی مانگنے والا کہ میں اسے عطا کروں پس جو کوئی بھی کچھ مانگتا ہے اسے عطا کیا جاتا ہے سوائے زنا کرنے والے اور مشرک کے۔ (شعب الایمان للبیہقی: رقم 3825)

4) شبِ برأت کے اعمال

پہلا عمل: رات کو عبادت سے زندہ کرنا

حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: جب نصف شعبان کی رات آجائے تو تم اس رات میں قیام کیا کرو اور اس کے دن (پندرہویں تاریخ) کا روزہ رکھا کرو، اس لیے کہ اس رات میں اللہ تعالیٰ سورج غروب ہونے سے طلوعِ فجر تک قریب کے آسمان پر نزول فرماتے ہیں اور ارشاد فرماتے ہیں کہ کیا ہے کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا جس کی میں مغفرت کروں؟ کیا ہے کوئی مجھ سے رزق کا طالب کہ میں اس کو رزق عطا کروں؟ کیا ہے کوئی کسی مصیبت یا بیماری میں مبتلا کہ میں اس کو عافیت کروں؟ کیا ہے کوئی ایسا؟ کیا ہے کوئی ایسا؟ اللہ تعالیٰ برابر یہ آواز دیتے رہتے ہیں یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جاتا ہے۔

نوٹ: بہت سے اہل علم حضرات نے اس حدیث کے شدید ضعیف ہونے کی وجہ سے پندرہ شعبان کے روزے کو مستحب قرار نہیں دیا۔

اور اکثر فقہائے کرام نے بھی پندرہ شعبان کے روزے کو سنت یا مستحب روزوں میں ذکر نہیں کیا۔

- البتہ بعض نے اس کو صرف ضعیف (نہ کہ شدید ضعیف) قرار دیتے ہوئے پندرہ شعبان کے روزے کو مستحب قرار دیا ہے۔
- اور بعض حضرات نے یہ تفصیل ذکر فرمائی ہے کہ خاص پندرہویں شعبان کے روزے کی مخصوص فضیلت سمجھتے ہوئے تو روزہ نہیں رکھنا چاہیے البتہ شعبان کے مہینے میں روزے رکھنا مستحب ہے اور پندرہ شعبان کی تاریخ بھی اس مہینے کا حصہ ہے۔

نیز رسول اللہ ﷺ کا معمول ہر مہینے میں (13، 14، 15 تاریخوں میں) تین روزے رکھنے کا تھا جن کو ایام بیض کہا جاتا ہے اور یہ پندرہ تاریخ ان دنوں میں سے ہے، اس حیثیت اور اس جہت

سے پندرہ شعبان کا روزہ رکھنے میں حرج نہیں۔

(شعبان وشبِ برأت کے فضائل واحکام:155)

دوسرا عمل: قبرستان جانا

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں: میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کو اپنے بستر پر نہ پایا تو میں آپ ﷺ کی تلاش میں نکلی، تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ بقیع (مدینہ طیبہ کا قبرستان) میں ہیں، آپ ﷺ نے (مجھے دیکھ کر) ارشاد فرمایا: کیا تو یہ اندیشہ رکھتی ہے کہ اللہ اور اس کا رسول تیرے ساتھ بے انصافی کرے گا؟ (یعنی تیری باری میں کسی دوسری بیوی کے پاس چلا جائے گا؟) میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھے یہ خیال ہوا کہ آپ اپنی کسی دوسری بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرہویں شب میں آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور قبیلۂ بنوکلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ لوگوں کی مغفرت فرماتے ہیں۔ (ترمذی: رقم670)

نوٹ: قبرستان جانے کا مسئلہ

حضور ﷺ اس رات قبرستان تشریف لے گئے مگر واضح رہے کہ نبی کریم ﷺ کا یہ عمل اس قدر خفیہ تھا کہ آپ نے اپنی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی اپنے جانے کو مخفی رکھا اور آپ کا یہ جانا بھی زندگی میں صرف ایک مرتبہ ہوا ہے اور کسی بھی صحابی کو اپنے ساتھ نہیں لے گئے اور بعد میں بھی کسی صحابی کو اس عمل کی ترغیب دینا ثابت نہیں، اس لیے شبِ برأت میں ٹولیوں کی شکل میں قبرستان جانا اس کو شبِ برأت کا جزو لازم سمجھنا اور یہ سمجھنا کہ اس شب کی فضیلت قبرستان جانے پر موقوف ہے نیز راستوں میں روشنی کا اہتمام کرنا اور قبروں پر مختلف بدعات کرنا یہ دین میں زیادتی اور غلو ہے اگر کوئی شخص بغیر کسی بدعت کے ارتکاب کے زندگی میں ایک مرتبہ بھی چلا گیا تب بھی اس حدیث پر عمل ہو جائے گا۔

5) شبِ برأت کی کوتاہیاں

1. گناہوں سے اجتناب نہ کرنا

بہت سے لوگ شبِ برأت کے موقع پر عبادت کا خوب اہتمام کرتے ہیں، مگر گناہوں سے بچنے بچانے کا اہتمام نہیں کرتے، بلکہ آج کل کے مسلمان نے بہت سے کبائر کو گناہوں کی فہرست ہی سے نکال دیا ہے، مثلاً:

(1) مردوں کا ڈاڑھی منڈانا یا ایک مشت سے کم کرنا

(شامی:418/2)

(2) عورتوں کا غیر محارم قریبی رشتہ داروں مثلاً دیور، جیٹھ، چچازاد، پھوپھی زاد، ماموں زاد، خالہ زاد، نندوئی، بہنوئی وغیرہ سے پردہ نہ کرنا۔ (بخاری: رقم 4831)

(3) ٹی وی اور موویز دیکھنا (4) موسیقی سننا

(5) بلا ضرورت تصویر کھنچوانا، دیکھنا، رکھنا

(الفقہ الاسلامی وادلتہ:4/20-213)

(6) بینک، انشورنس وغیرہ حرام ذرائع آمدن اختیار کرنا اور ایسے لوگوں کے ہاں دعوتیں کھانا اور تحائف قبول کرنا

(ہندیہ:434/4)

(7) مردوں کا ٹخنے ڈھانکنا (بخاری: رقم5787)

(8) غیبت کرنا، سننا (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ: الغیبۃ)

جب تک ان کبائر سے بچنے بچانے کا اہتمام نہ کیا جائے، نفل عبادت خواہ کتنی زیادہ کی جائے، نجات کے لیے کافی نہیں۔ اگر گناہوں سے بچنے بچانے کا اہتمام ہو اور زیادہ نفل عبادت کرنے کا موقع نہ بھی ملے، فرائض وواجبات پر عمل کرلیا جائے تو ان شاء اللہ نجات ہوجائے گی۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ پرہیز گاری (یعنی گناہوں سے پرہیز) کے برابر کوئی چیز نہیں ہے۔ (ترمذی: رقم2519)

نیز فرمایا: ’’تم حرام کاموں سے بچتے رہو تو تم لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہو۔‘‘ (ترمذی: رقم2305)

حضرت ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں:

''یعنی سب سے بڑی عبادت یہ ہے کہ انسان فرائض وواجبات (حقوق اللہ اور حقوق العباد) ادا کرے، عام لوگ انہیں تو چھوڑ دیتے ہیں اور کثرت نوافل پر زور رکھتے ہیں ایسے لوگ دین کے اصول تو ضائع کر دیتے ہیں اور فضائل قائم کرتے ہیں۔'' (مرقاۃ المفاتیح:358/9)

قرآن کریم میں ہے:

اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ (مائدہ:27)

اللہ تو ان لوگوں سے (قربانی) قبول کرتا ہے جو متقی ہوں

بعض معاصی سے اعمال صالحہ ضائع ہو جاتے ہیں بلکہ بعض اوقات کفر تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

(2) عبادت میں بے اعتدالیاں کرنا

1) بعض لوگ پوری رات نفل نماز پڑھنے ہی کو ضروری سمجھتے ہیں، اور بعض تو اس سے بڑھ کر بعض مخصوص سورتوں کے ساتھ

خاص انداز سے نماز پڑھنا ضروری خیال کرتے ہیں، اس رات میں کسی خاص قسم کی عبادت کی تعیین نہیں، نفل نماز پڑھیں، تلاوت کریں، درود شریف پڑھیں، ذکر اللہ کریں، دعا مانگیں یا قلب کو اللہ تعالی کی طرف متوجہ کر کے اس کے احسانات، انعامات، عظمت شان کو سوچ سوچ کر اس کی محبت دلوں میں اتارنے اور بڑھانے کی کوشش کریں۔ یہ سب عبادت میں داخل ہے۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ: مادہ: قیام)

2) عموماً لوگ نفل پڑھنے کے لیے مساجد میں جانے کا اہتمام کرتے ہیں، جب کہ ہر قسم کی نفل عبادت کا ثواب مسجد کی بجائے گھر میں زیادہ ہے۔ (الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ: مادہ: قیام)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو اور انہیں قبریں مت بناؤ۔“ (بخاری: رقم 414، مسلم: رقم 1296)

مطلب یہ ہے کہ جیسے قبرستان میں خاموشی ہوتی ہے، اس طرح

گھروں کو ویران نہ بناؤ، بلکہ ذکر و عبادت سے آباد رکھا کرو۔ اس لیے گھر کی خواتین کو بھی عبادت کی ترغیب دے کر عبادت کا ماحول بنانا چاہیے اور مردوں کو نفل عبادت مسجد کی بجائے گھر میں کرنی چاہیے۔

3) بعض جگہوں میں لوگ مساجد میں جمع ہو کر نوافل کی جماعت کرتے ہیں، نفل کی جماعت بہت بڑی بدعت اور گناہ ہے۔

"وَلَا يُصَلَّى الْوِتْرُ وَلَا التَّطَوُّعُ بِجَمَاعَةٍ خَارِجَ رَمَضَانَ، اَیْ یُکْرَہُ ذٰلِکَ عَلٰی سَبِیْلِ التَّدَاعِی" (الدر المختار:2/48)

4) بہت سے لوگ طبیعت پر جبر کر کے چائے پی پی کر، لونگ چبا چبا کر جاگنے کی تدبیریں کرتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بعض لوگوں کی فجر کی نماز قضا ہو جاتی ہے یا جماعت چھوٹ جاتی ہے یا نماز میں اونگھتے رہتے ہیں۔ یہ بہت بڑی غلطی ہے

کہ نفل کی خاطر فرض یا واجب کو چھوڑ دیا جائے یا اس میں کوتاہی ہو۔عبادت وہی مقصود وقابل قبول ہے جو رغبت وشوق سے ہو۔ انشراح صدر سے جتنی دیر عبادت کرسکیں، کریں۔ جب تھکاوٹ ہوجائے یا نیند کا غلبہ ہو اور دلجمعی نہ رہے جس سے زبان سے کچھ کا کچھ نکلنے کا اندیشہ ہوتو سو جائیں، خصوصا فجر کی نماز یا جماعت میں ہرگز کوتاہی نہ کریں۔

(بخاری: رقم1834)

اصل چیز یہ ہے کہ دل میں اللہ کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ محبت پیدا ہوجائے تو ایک نہیں، ہزاروں راتیں عبادت میں گزاری جاسکتی ہیں۔اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کے لیے کسی عالم باعمل، شیخ کامل کی صحبت اختیار کر کے ان سے اصلاحی تعلق قائم کرنا ضروری ہے۔

(3) لہوولعب میں مشغول ہونا

1) بعض لوگ یہ مبارک رات مختلف کھیلوں، واٹس اپ، فیس

بک وغیرہ میں مصروف ہو کر گزار دیتے ہیں، یہ مبارک رات لہو ولعب کے لیے نہیں، عبادت واطاعت کے لیے ہے۔ اس کو عبادت ہی میں مشغول رکھنا چاہیے۔

2) بہت سے لوگ ٹی وی کے پروگرام دیکھنے میں مصروف رہتے ہیں۔ حالانکہ ٹی وی متعدد مفاسد اور بہت سے گناہوں کا مجموعہ ہے جس کی بناء پر اس کو دیکھنا جائز نہیں۔ پھر اس مقدس شب میں اس لعنت میں مبتلا ہونا اس کے گناہ کو اور بھی سخت کر دیتا ہے، اس لیے اس نامراد چیز سے بالعموم اور اس مبارک شب میں بالخصوص اجتناب کرنا لازم ہے۔

3) بعض لوگ اس رات ہوٹلوں میں ٹھنڈے گرم مشروبات پینے میں مصروف ہو کر اور گھنٹوں اِدھر اُدھر کی فضول باتوں بلکہ گناہ کی باتوں میں مشغول ہو کر اس مقدس شب کا بہترین اور اکثر حصہ ضائع کر دیتے ہیں جو سراسر محرومی ہے۔ اور گناہوں کا ارتکاب جدا ہے۔

4) بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جنہیں اس شب کی عظمت اور فضیلت ہی کا علم نہیں، اس لیے وہ کبھی اس رات میں ذکر و عبادت اور تسبیح و مناجات کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ اس طرح وہ اپنی جہالت و نادانی سے بیسیوں راتیں گنوا چکے ہیں، اوران کی اس جہالت نے انہیں آخرت کے ثواب عظیم سے محروم کیا ہوا ہے جو بڑے ہی خسارہ کی بات ہے۔

5) بعض لوگ جنہیں اس رات کی عظمت وفضیلت کا علم ہے، دین اور علمِ دین سے ان کو نسبت ہے، دیکھا جاتا ہے کہ وہ بھی اس کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ اگر کوئی غلطی سے انہیں اس طرف توجہ دلا دے تو فوراً یہ جواب ملتا ہے کہ ''اس رات میں جاگنا کوئی فرض وواجب نہیں۔'' بیشک اس رات میں جاگنا اور عبادت وغیرہ کا اہتمام کرنا فرض و واجب نہیں، لیکن اللہ تعالیٰ اوراس کے نبی برحق ﷺ کی کیا یہ سب ترغیبات فضول ہیں اور اسی قابل ہیں کہ انہیں غیر فرض قرار دے کر رد کر دیا جائے۔

آخر ان ترغیبات کا کون مکلّف ہے؟ اہل علم تو انہیں غیر فرض اور غیر ضروری قرار دے کر ٹھکرادیں اور عوام اپنی جہالت اور ناواقفیت کی بناء پر اہتمام نہ کریں تو پھر امت میں سے کون ان پر عمل کرے گا؟ ذرا بتائیے! آخرت کے اتنے عظیم ثواب اور رضائے الٰہی اور حصول جنت سے اپنے آپ کو محروم کرنا کیا کوئی خسارہ کی بات نہیں؟ اور کیا یہ چیزیں آپ حاصل کر چکے ہیں؟ اگر نہیں تو اس استغناء سے پناہ مانگئے اور استغفار کیجئے۔

6) بعض تاجر اس شب میں دنیاوی مصروفیت کو کم کرنے کی بجائے اور بڑھا لیتے ہیں، اور اس میں اس قدر منہمک اور مصروف ہوجاتے ہیں کہ بسا اوقات اس دھن میں فرض نمازیں بھی قربان ہوجاتی ہیں جو کسی طرح بھی جائز نہیں۔

ایسے تاجر اگر کاروباری مصروفیت کم نہیں کر سکتے اور اس رات کو ذکر و تلاوت اور عبادت و اطاعت میں نہیں گزار سکتے تو کم از کم فجر اور عشاء کی نماز باجماعت ادا کر کے اور چلتے پھرتے ذکر و

دعا کے ذریعے کسی نہ کسی درجہ میں وہ بھی اس شب کی فضیلت حاصل کر سکتے ہیں۔ بات اصل میں فکر وطلب اور قدر و قیمت کی ہے، جس کے دل میں ذرا بھی اس کی اہمیت ہے اور فکر ہے تو وہ سخت سے سخت مشغولیت میں بھی اس فضیلت کو حاصل کرنے کا کوئی نہ کوئی راستہ نکال لے گا۔ اور جس کو طلب نہیں، دنیا اور دنیاوی منافع ہی اس کی نظر میں اصل مقصود ہیں تو اس کے دل میں ان باتوں سے احتراز ہی پیدا ہوگا اور اس کا نفس طرح طرح کے حیلے بہانے پیش کر کے بالآخر اس کو اس شب کی برکات سے محروم کر دے گا۔ حق تعالیٰ محفوظ رکھے۔

(4) آتش بازی

ان بدعات وخرافات میں سب سے بدترین اور ملعون رسم ''آتش بازی'' ہے جو آتش پرستوں اور کفار ومشرکین کی نقل ہے، اس شیطانی رسم میں ہر سال مسلمانوں کی کروڑوں کی رقم اور گاڑھی کمائی آگ میں جل جاتی ہے، بڑی دھوم دھام سے

آگ کا یہ کھیل کھیلا جاتا ہے، گویا ہم خدائے تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی نیازمندی اور عبادت واستغفار کا تحفہ پیش کرنے کے بجائے اپنے پٹاخے اور آگ پیش کرتے ہیں۔

واضح رہے کہ آتش بازی کی یہ بدترین رسم 3 بڑے گناہوں کا مجموعہ ہے:

(الف) اسراف وفضول خرچی

قرآن کریم میں اپنی کمائی فضولیات میں خرچ کرنے والوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا گیا ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْا اِخْوَانَ الشَّیَاطِیْن﴾ (بنی اسرائیل:27) بے شک فضول خرچی کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں۔

(ب) کفار ومشرکین کی مشابہت

ہمارے نبی ﷺ نے کفار و مشرکین اور یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار کرنے سے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

ارشاد فرمایا: ﴿مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ﴾ یعنی جو شخص کسی قوم سے مشابہت اور ان کے طور وطریق اختیار کرے گا اس کا شمار انہیں میں ہوگا مگر افسوس ہے ہماری زندگی پر کہ ہر چیز میں آج ہم کو غیروں کا طریقہ ہی پسند ہے اور اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کی سنتوں سے نفرت ہے۔ (مشکوٰۃ:375)

(ج) دوسروں کو تکلیف دینا

جب پٹاخے چھوڑے جاتے ہیں تو اس کی آواز سے کتنے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے اس کو ہر شخص جانتا ہے جبکہ ہمارا مذہب اسلام ہم کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ ایک مومن آدمی سے کسی بھی شخص کو (مسلم ہو یا غیر مسلم) تکلیف نہیں ہونی چاہیے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ﴿اَلْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ﴾ یعنی صحیح معنی میں مؤمن وہ شخص ہے جس سے تمام لوگ اپنی جانوں اور مالوں پر مامون اور بے

خوف وخطر رہیں یہاں تک کہ جانوروں کو تکلیف دینا بھی انتہائی مذموم، شدید گناہ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری کا سبب قرار دیا گیا ہے۔

(صحیح بخاری:2/828،صحیح مسلم:1958، کتاب الصید والذبائح)

حاصل یہ ہے کہ صرف آتش بازی کی ایک رسم کئی بدترین اور بڑے گناہوں کا مجموعہ ہے جو کسی بھی طرح مسلم معاشرے میں رواج پانے کے لائق نہیں بلکہ پہلی فرصت میں قابل ترک ہے۔

(5) چراغاں کرنا

شبِ برأت کے موقع پر بعض لوگ گھروں، مسجدوں اور قبرستانوں میں چراغاں کرتے ہیں، یہ بھی اسلامی طریقے کے خلاف ہے اور غیر مسلموں کے تہوار دیوالی کی نقل اور مشابہت ہے۔ علامہ بدرالدین عینیؒ نے لکھا ہے کہ چراغاں کی رسم کا آغاز یحییٰ بن خالد برمکی سے ہوا ہے جو اصلاً آتش پرست تھا، جب وہ اسلام لایا تو اپنے ساتھ یہ آگ اور چراغ کی روشنی بھی

لایا جو بعد میں مسلم سوسائٹی میں داخل ہوگیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ اس کو مذہبی رنگ دے دیا گیا۔

(عمدۃ القاری:117/11)

اسی طرح غیر مسلموں کے ساتھ میل جول کی وجہ سے یہ رسم ہم نے اسلام میں داخل کر لی اور غیروں کی نقالی کرنے لگے جبکہ غیروں کی نقل و مشابہت پر سخت وعید آئی ہے جس کو اوپر بیان کر دیا گیا۔

(6) حلوہ پکانا

شبِ برأت میں بعض لوگ حلوہ بھی پکاتے ہیں حالانکہ اس رات کا حلوے سے کوئی تعلق نہیں، آیات کریمہ، احادیث شریفہ، صحابہ کرامؓ کے آثار، تابعین و تبع تابعین کے اقوال اور بزرگان دین کے عمل میں کہیں اس کا تذکرہ اور ثبوت نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ شیطان نے یہ سوچا کہ اس رات میں عبادت و استغفار کے ذریعے اللہ تعالیٰ لاتعداد لوگوں کی

مغفرت فرمائے گا اوران کی نیکیوں میں اضافہ ہوگا تو مجھ سے یہ بات کیسے برداشت ہوگی اس لیے اس نے مسلمانوں کوان خرافات میں پھنسا کرسنت طریقے سے دور کردیا۔

بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کے دندان مبارک جب شہید ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے حلوہ نوش فرمایا تھا، یہ بات بالکل من گھڑت اور بے اصل ہے،حضور اکرم ﷺ کے دندان مبارک غزوہ احد میں شہید ہوئے تھےاور غزوہ احد ماہِ شوال میں پیش آیا تھا، جب کہ حلوہ شعبان میں پکایا جاتا ہے، دانت ٹوٹنے کی تکلیف ماہِ شوال میں اور حلوہ کھایا گیا دس مہینے بعد شعبان میں، کس قدر بے ہودہ اور باطل خیال ہے۔

(7) گھروں کا لیپنا پوتنا، نئے کپڑے بدلنا اور اگربتی وغیرہ جلانا

شبِ برأت کےموقع پرگھروں کی لپائی پوتائی اور نئے کپڑوں کی تبدیلی کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے، نیز گھروں میں اگربتی

جلاتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اس رات میں مردوں کی روحیں گھروں میں آتی ہیں، ان کے استقبال میں ہم ایسا کرتے ہیں۔ یہ عقیدہ بالکل فاسد ہے، یہ عقیدہ رکھنا جائز نہیں لہٰذا ان بدعتوں سے بھی احتراز لازم ہے۔

(8) بیری کے پتّوں سے غسل کرنا

بعض لوگ شبِ برأت میں پانی میں بیری کے پتے ملا کر غسل کرتے ہیں اور اس کے متعلق مختلف قسم کے نظریات رکھتے ہیں، مثلاً یہ کہ بیری کے پتے ملے ہوئے پانی سے مُردوں کو غسل کرایا جاتا ہے اور جو شخص اس رات میں بیری کے پتّوں سے غسل کرلیتا ہے اس کے سر سے مُردوں کی روحوں کا اثر چلا جاتا ہے یا اس کی وجہ سے مُردے اپنے ٹھکانے پر پہنچ جاتے ہیں یا یہ کہ مُردے گناہوں سے پاک صاف ہوجاتے ہیں یا اس طرح غسل کرنے والا اس سال فوت نہیں ہوتا وغیرہ وغیرہ۔

غرض یہ تمام رسمیں خرافات اور بے اصل ہیں جن کا دین سے کوئی تعلق نہیں لہٰذا ان سب چیزوں سے احتراز لازم ہے ہماری کامیابی نبی کریم ﷺ کے اتباع میں ہی مضمر ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ﴿**كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَنْ يَأْبَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى**﴾ یعنی میری امت کا ہر ہر فرد جنت میں داخل ہوگا مگر جو انکار کرے گا اور بات نہیں مانے گا وہ جنت سے دور رہے گا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے سوال کیا کہ یارسول اللہ! انکار کون کرسکتا ہے؟ ارشاد ہوا: جو شخص میری اطاعت وفرماں برداری کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو نافرمانی کرے گا اس نے گویا انکار کردیا جس کی وجہ سے وہ جنت سے محروم رہے گا۔ (بخاری: رقم 7280)

اللہ تعالیٰ پوری امت کو صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

اور بدعات وخرافات سے حفاظت فرما کر اتباع سنت کے
جذبے سے مالا مال فرمائے۔آمین ثم آمین۔

مفتی منیر احمد صاحب کی تالیفات ورسائل

1	فہمِ محرم الحرام کورس (کتابچہ)	13	رہنما کورسز
2	فہمِ صفر کورس	14	تواضع اور عاجزی (بچوں کے لیے)
3	فہمِ شعبان کورس	15	بردباری اور درگزر کرنا (بچوں کے لیے)
4	فہمِ رمضان کورس (مطبوعہ)	16	نصاب ''مفاتیح الخیر''
5	فہمِ قربانی کورس (مطبوعہ)	17	کتابِ زندگی
6	فہمِ سنت کورس	18	نحو (نقشوں کی شکل میں)
7	فہمِ دین کورس (بڑوں کے لیے)	19	طلاق کے اصول وضوابط
8	فہمِ دین کورس (خواتین کے لیے)	20	ہماری پریشانیوں کا حل
9	فہمِ دین کورس (بچوں کے لیے)	21	استخارہ (کتابچہ)
10	علم دین سیکھنے کا صحیح طریقہ	22	مسائل حیض واستحاضہ (نقشوں کی مدد سے)
11	حج وعمرہ کی جنایات	23	مسائل میراث (نقشوں کی مدد سے)
12	حلال وحرام رشتے	24	حیات المسلمین (سوالاً جواباً)

فہم قربانی کورس





1. ذوالحجہ کے دس دنوں کی فضیلت
اعمال، تکبیر تشریق کے مسائل
2. قربانی کے فضائل
کس پر واجب ہے کس پر نہیں
3. منڈی جانے سے پہلے
کرنے کے کام
4. منڈی پہنچ کر کرنے کے کام
5. جانور خریدنے کے بعد سے
شب عید تک کرنے کے کام
6. عید، حقیقت، مسنون اعمال
کوتاہیاں
7. ذبح کرنے سے پہلے، بوقت ذبح
اور ذبح کے بعد کرنے کے کام

مرتب: مفتی منیر احمد
استاذ: معہد العلوم الاسلامیہ
فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

تقریظات

- حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
(مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی)
- حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب
(مہتمم جامعہ ابوہریرہ، نوشہرہ، خیبر پختونخوا)
- حضرت مفتی ابولبابہ شاہ منصور صاحب
(استاذ جامعۃ الرشید، کراچی)

ملنے کا پتہ

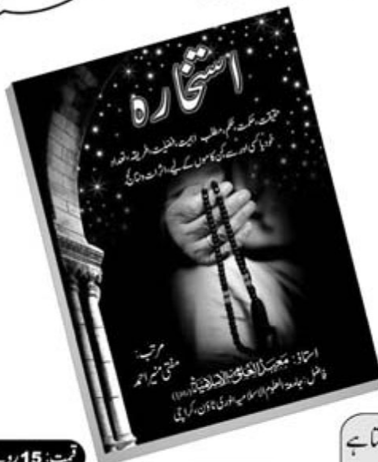
دارالکتب
متصل جامع مسجد الفلاح بلاک "H" شمالی ناظم آباد، کراچی

◄ فون نمبر : 03333608055-03312607207
◄ ای میل : maahdpc@gmail.com
◄ ویب سائٹ : muftimuneer.blogspot.com

چھپ کر منظر عام پر آچکی ہے

استخارہ

چھپ کر منظر عام پر آچکی ہے



قیمت: 15 روپے

1. استخارہ کی حقیقت، حکمت، حکم
2. استخارہ کا معنی ومطلب
3. استخارہ کی اہمیت، فضیلت
4. استخارہ کا طریقہ
5. مختصر استخارہ
6. استخارہ کتنی مرتبہ کرنا چاہیے؟
7. استخارہ خود کرنا چاہیے یا دوسرے سے کرانا چاہیے؟
8. کن کاموں کے لیے استخارہ کیا جاسکتا ہے کن کاموں کے لیے نہیں؟
9. استخارہ کے اثرات ونتائج

مرتب: مفتی منیر احمد
استاذ: معہد العلوم الاسلامیہ
فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

ملنے کا پتہ

دار الکتب

مسجد کے شرقی گیٹ کی جانب

متصل: جامع مسجد الفلاح، بلاک H، نارتھ ناظم آباد، کراچی

03366837937-03333608055

ای میل: maahdpc@gmail.com ◄ ویب سائٹ: muftimuneer.blogspot.com

"اس سے قبل بھی سیرت کوئز پر کتب موجود ہیں مگر اس سیرت کوئز میں زیادہ بہتر انداز میں معلومات سیرت جمع کی گئی ہیں۔"
(ڈاکٹر سید عزیز الرحمن صاحب انچارج ریجنل دعوۃ سینٹر کراچی)

سیرت کوئز

لیول 1



مرتب: مفتی منیر احمد

استاذ: معہد العلوم الاسلامیۃ (رجسٹرڈ)

فاضل : جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی
متصل : جامع مسجد الفلاح بلاک H نارتھ ناظم آباد کراچی

"فہمِ دین کورسز میں پڑھائی جانے والی ایک بہترین کتاب"

ایمانیات



مرتب: مُفتی مُنیر احمد صاحب

فاضل: جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی

استاذ: معہد العلوم الاسلامیۃ (رجسٹرڈ)

متصل: جامع مسجد الفلاح بلاک H نارتھ ناظم آباد کراچی



مولانا مفتی منیر احمد صاحب جامع مسجد الفلاح نارتھ ناظم آباد نے بھی میرے علم کی حد تک قابل قدر مختصر کورسز ترتیب دیئے ہیں اور ان سے عوام کو خوب فائدہ ہورہا ہے ۔

(مفتی ابولبابہ، ضرب مومن)